وہ ہاشمی ومُطّلبی!

(حضور ﷺ کے آباء واجداد کا تذکرہ)

مولانا گل نواز ایوبی

حضور ﷺ کی مبارک زندگی کو پڑھا اور سنا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انسانی عظمت کی جہاں انتہا ہوتی ہے، وہاں سے حضور علیہ السلام کی عظمتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام کا معیارِ زندگی اتنا اعلیٰ واطہر تھا کہ آپ نے اپنی زندگانی کی خواہشات کو رضائے الٰہی پہ قربان کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو رضائے باری تعالیٰ کا مظہر تھی، بندگی وعبودیت کو آپ ﷺ پر ناز تھا، آپ ﷺ کے چلن پر زمین رشک کرتی تھی، پتھر موم بن جاتے تھے۔ اولاد کے حق میں آپ ﷺ کا پدری جذبہ ہر والدین کے لیے نصابِ فوز وفلاح ہے، انسانوں پر آپ ﷺ کا جذبۂ ترحم وشفقت بے مثال تھا، دشمنوں پر عفو ودرگزر آپ ﷺ کا کمال تھا۔ آپ ﷺ جس بستی میں پیدا ہوئے وہ تا حشر انسانیت کے لیے مرکزِ خیر بن گئی اور آپ ﷺ جن پشتوں کے واسطے سے آئے ان کی طہارت ونظافت، پاکیزگی وشرافت اور حسن وجمال بے مثال حقیقتِ لازوال بن گئی۔ آپ ﷺ کا حسب ونسب آسمان کی طرح کھلی کتاب اور سفید بادلوں کی طرح صاف وشفاف ہے۔

حضور ﷺ کی سیرتِ مبارک کو جتنے سیرت نگاروں نے زینتِ اَوراق بنا کر کتابی صورتوں میں پیش کیا تو اکثر سیرت نگاروں نے ابتدا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ونسب سے کی۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے حسب ونسب پر گفتگو کو حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن پاک کی آیت: ’’لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ‘‘ کو بفتح الفاء ’’أَنْفَسِکُمْ‘‘ پڑھا، جس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ بے شک آئے تمہارے پاس اللہ کے رسول تمہارے اشرف اور افضل اور سب سے زیادہ نفیس خاندان سے۔ اس آیت کی تلاوت کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

’’أنا أنفسکم نسبًا وصھرًا لیس فی آبائی من لدن آدم سفاح، کلنا نکاح۔‘‘

’’میں باعتبارِ حسب ونسب افضل اور بہتر ہوں، میرے آباء واجداد میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

عدنان، بخت نصر کے زمانے میں بارہ سال کے تھے تو اس زمانے کے پیغمبر ارمیاء بن حلقیاء علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ بخت نصر کو اطلاع دو کہ ہم نے اس کو عرب پر مسلط کیا اور آپ معدّ بن عدنان کو اپنے براق پر سوار کرلیں، تاکہ معدّ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے کہ:

''فإني مستخرج من صلبهٖ نبياً كريماً أختم به الرسلَ''

''اس لیے کہ میں معدّ کی صلب سے ایک محترم نبی پیدا کرنے والا ہوں، جس سے پیغمبروں کا سلسلہ ختم کردوں گا۔''

تو حضرت ارمیاء علیہ السلام معدّ بن عدنان کو اپنے ہمراہ براق پر سوار کر کے ملکِ شام لے گئے۔

نزار:...... نزار کے معنی قلیل کے ہیں، ابوالفرج اصبہانی فرماتے ہیں کہ: ''نزار چونکہ اپنے زمانہ کے یکتا تھے، یعنی ان کی مثال کم تھی، اس لیے نزار ان کا نام پڑ گیا۔'' علامہ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ: ''جب نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے چمک رہی تھی، باپ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسی خوشی میں دعوت کی اور یہ کہا:

''هذا كلهُ نَزَرٌ لحق هذا المولود، فسمى لذلك۔''

''یہ سب کچھ اس مولود کے حق کے مقابلے میں بہت قلیل ہے، اس لیے نزار نام رکھا گیا۔''

مضر:...... آپ کا اصل نام عمرو تھا، مضر لقب تھا، نہایت خوش الحان تھے، اونٹوں پر حدی پڑھنا انہی کی ایجاد ہے۔ بڑے حکیم و دانا تھے۔ آپ کے کلماتِ حکمت میں سے ہے کہ:

''من يزرع شراً يحصد ندامةً وخير الخير أعجلهٗ۔''

''جو شر کو بوئے گا وہ شرمندگی کاٹے گا اور بہترین خیر وہ ہے جو جلد ہو۔''

الیاس:...... حضرت الیاس علیہ السلام کے ہم نام تھے، بیت اللہ کی طرف ہدی بھیجنے کی سنت سب سے پہلے الیاس بن مضر نے ہی جاری کی۔ کہا جاتا ہے کہ الیاس بن مضر اپنی صلب (پشت) سے نبی اکرم ﷺ کا تلبیۂ حج سنا کرتے تھے۔

مدرکہ:...... عمرو نام تھا، مدرکہ لقب تھا جو کہ ادراک سے مشتق ہے، چونکہ آپ نے ہر قسم کی عزت و رفعت کو پایا، اسی لیے مدرکہ لقب پڑ گیا۔

خزیمہ:...... آپ کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، فرماتے ہیں: ''خزیمہ ملتِ ابراہیمی پر تھے اور اسی پر انتقال ہوا۔''

کنانۃ:...... عرب میں بڑے جلیل القدر سمجھے جاتے تھے، آپ کے علم و فضل کی وجہ سے دور دراز سے لوگ مستقل آپ کی زیارت کو آتے تھے۔

نضر:....... نضارۃ سے مشتق ہے، جس کے معنی رونق وتر وتازگی کے ہیں۔ حسن وجمال کی وجہ سے آپ کو نضر کہنے لگے، اصل نام قیس تھا۔

مالک:....... مالک نام تھا اور ابوالحارث کنیت تھی، عرب کے بڑے سرداروں میں سے تھے۔

فہر:....... ان کا لقب قریش ہے اور انہی کی اولاد کو قریشی کہتے ہیں۔

کعب: سب سے پہلے جمعہ کے دن جمع ہونے کا طریقہ کعب بن لوی نے جاری کیا۔ آپ جمعہ کے روز لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھتے تھے، اول خدا کی حمد وثنا بیان کرتے، پھر پند ونصائح کرتے، پھر یہ فرماتے کہ: ’’میری اولاد میں ایک نبی ہونے والے ہیں، اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ضرور ان کا اتباع کرنا‘‘ اور یہ شعر پڑھتے:

یا لیتنی شاھد فحواء دعوتہ

إذا قریش تبتغی الحق خذلانا

’’کاش! میں بھی ان کے اعلانِ دعوت کے وقت حاضر ہوتا، جس وقت قریش ان کی اعانت سے دست کش ہوں گے۔‘‘

مُرَّۃ:....... جو شخص شجاع اور بہادر ہوتا تو عرب اسے مُرہ کہتے کہ یہ شخص اپنے دشمنوں کے لیے بہت تلخ ہے۔

کلاب:....... ابوالرقیش اعرابی سے کسی نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم لوگ اپنی اولاد کے لیے **کلب، ذئب** قسم کے برے نام اور اپنے غلاموں کے لیے **مرزوق، رباح** جیسے عمدہ نام تجویز کرتے ہو؟ ابوالرقیش اعرابی نے جواب دیا: بیٹوں کے نام دشمنوں کے لیے اور اپنے غلاموں کے نام اپنے لیے رکھتے ہیں۔ آپ شکار کے شائق تھے، شکاری کتے جمع رکھتے تھے، اس لیے ان کا نام بھی کلاب پڑ گیا۔

قصی:....... نام مجمع تھا، آپ نے چونکہ قریش کے متفرق قبائل کو جمع کیا تھا، اس لیے ان کو مجمع کہتے تھے۔ آپ حکیم ودانا تھے، آپ کے کلماتِ حکمت میں نقل کیا گیا ہے کہ:

’’جو لئیم اور کمینہ کا اکرام کرے، وہ بھی اس لؤم اور کمینہ پن میں شریک ہے، جو اپنے مرتبہ سے زیادہ طلب کرے وہ مستحقِ محرومی ہے اور حاسد دشمنِ خفی ہے۔‘‘

عبدمناف:....... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: عبدمناف کا نام مغیرہ تھا، نہایت حسین وجمیل تھے، اسی وجہ سے ان کو ’’قمر البطحاء‘‘ بھی کہتے تھے۔

ہاشم:....... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ہاشم کا نام عمرو تھا، مکہ میں قحط تھا تو ہاشم نے شوربہ میں روٹیاں چور کر اہل مکہ کو کھلائیں، اس لیے ان کا نام ہاشم پڑ گیا۔ ’’ھشم‘‘ کے معنی چورہ

کرنے کے ہیں اور ہاشم اسی کا اسم فاعل ہے۔ آپ نہایت سخی تھے، آپ کا دسترخوان بہت وسیع تھا، ہر وارد وصادر کے لیے آپ کا دسترخوان حاضر تھا۔ غریب مسافروں کو سفر کے لیے اونٹ عطا فرماتے تھے۔ نہایت حسین وجمیل تھے، نورِ نبوت آپ کی پیشانی پہ چمکتا تھا۔ علماء بنی اسرائیل جب آپ کو دیکھتے تو سجدہ کرتے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ قبائل عرب اور علماء بنی اسرائیل نکاح کے لیے اپنی لڑکیاں ہاشم پر پیش کرتے تھے، حتیٰ کہ ایک مرتبہ ہرقل شاہ روم نے ہاشم کو خط لکھا کہ مجھ کو آپ کے جود وکرم کی اطلاع پہنچی ہے، میں اپنی شہزادی کو جو حسن وجمال میں یگانۂ روزگار ہے کو آپ کی زوجیت میں دینا چاہتا ہوں۔ ہاشم نے شہزادی کے نکاح سے انکار کردیا، جبکہ اس طرف شاہ روم کا مقصد اصلی یہ تھا کہ وہ نورِ نبوت جو ہاشم کی پیشانی پہ چمک رہا ہے، اس کو اپنے گھرانے میں منتقل کردے۔

عبدالمطلب:...... نام شیبۃ الحمد ہے، نہایت حسین وجمیل تھے۔

علی شیبۃ الحمد الذی کان وجھہ

یضیئ ظلام اللیل کالقمر البدری

’’چودھویں رات کے چاند کی طرح شیبۃ الحمد کا چہرہ رات کی تاریکی کو روشن کرتا تھا۔‘‘

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں روایت کرتے ہیں کہ عبدالمطلب تمام قریش میں سب سے زیادہ سخی اور کریم اور سب سے زیادہ شر اور فتنے سے دور بھاگنے والے تھے اور قریش کے مسلَّم سردار تھے۔ عبدالمطلب کا جود وکرم اپنے باپ ہاشم سے بڑھا ہوا تھا، آپ کی مہمان نوازی انسانوں سے گزر کر چرند پرند تک پہنچ گئی تھی، اسی وجہ سے عرب کے لوگ آپ کو فیاض اور مطعم طیر السماء (آسمان کے پرندوں کو کھانا کھلانے والے) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ غارِ حرا میں سب سے پہلے خلوت وعزلت عبدالمطلب ہی نے کی۔

عبداللہ:...... یہ وہ نام ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ دو نام محبوب ہیں: ایک عبداللہ اور دوسرا عبدالرحمٰن۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح حضرت عبداللہ بھی ذبیح اللہ ہیں۔

حضرت عبدالمطلب کو جب اپنے فرزند عبداللہ کی شادی کی فکر دامن گیر ہوئی تو قبیلہ زہرہ جو کہ شرافت نسبی میں ممتاز تھا، اس میں وہب بن عبدمناف کی صاحبزادی سے جن کا نام آمنہ تھا، ان کے گھر والوں کو نکاح کا پیغام دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عبدالمطلب اپنے فرزند عبداللہ کو نکاح کے لیے لے چلے تو راستہ میں ایک یہودی عورت پر گزر ہوا، جس کا نام فاطمہ تھا، توریت وانجیل وغیرہ سے خوب

واقف تھی، حضرت عبد اللہ کے چہرے پر نورِ نبوت دیکھ کر اپنی طرف بلایا اور کہا: میں تجھ کو سو اونٹ نذر کروں گی، تو حضرت عبد اللہ نے جواب میں یہ اشعار کہے:

أما الحرام فالممات دونهٗ		والحل لاحل فأبينهٗ

''حرام کے ارتکاب سے موت آسان ہے اور ایسا فعل بالکل حلال نہیں جس کو معرضِ ظہور میں لاسکوں۔''

فكيف بالأمر الذى تبغينهٗ		يحمى الكريم عرضهٗ ودينهٗ

''جس ناجائز امر کی تو طلب گار ہے وہ مجھ سے کیسے ممکن ہے؟ کریم النفس آدمی تو اپنی آبرو، اپنے دین کی پوری حمایت اور حفاظت کرتا ہے۔''

حضرت عبد اللہ جب حضرت آمنہ سے نکاح کرکے واپس ہوئے تو واپسی میں پھر اسی عورت پر گزر ہوا تو اس عورت نے پوچھا: اے عبد اللہ! تم یہاں سے جانے کے بعد کہاں رہے؟ حضرت عبد اللہ نے جواب دیا: میں نے اس عرصہ میں وہب بن عبد مناف کی صاحبزادی آمنہ سے نکاح کیا اور نکاح کے بعد تین روز وہاں قیام کیا، اس یہودی عورت نے سن کر یہ کہا: واللہ! میں کوئی بدکار عورت نہیں، تمہارے چہرے پہ نورِ نبوت کو دیکھ کر یہ چاہا کہ یہ نور میری طرف منتقل ہو جائے، لیکن اللہ نے جہاں چاہا وہاں اس نور کو ودیعت رکھا۔ (سیرۃ المصطفیٰ از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

حضور ﷺ کے نسبِ اطہر میں آپ ﷺ کے آباء واجداد اپنے زمانے والوں پر بے شمار صفاتِ عالیہ وحسنہ کے ساتھ ممتاز و برتر رہے کہ کوئی سخاوت میں نمایاں ہے تو کوئی شجاعت میں، کوئی حسن کا بادشاہ ہے تو کوئی سرتاپا جلوہ گاہ ہے، کسی کی دہلیز پر حکمت کا بسیرا ہے تو کسی کے سر اتحاد بین القبائل کا سہرا ہے، کسی کی نورانی پیشانی پر بادشاہ وملوک انگشت بدنداں ہیں تو کسی کے ٹکڑوں پہ پلتا سارا جہاں ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک خاندان میں حضرت عبد اللہ سے حضرت عدنان تک سب کے سب بے شمار خوبیوں سے مزین ہیں اور پھر ان سب خوبیوں، بھلائیوں اور عمدہ صفات کے حامل، جود وکرم کے برستے مینہ، حسن کی بہاروں اور کرم نوازیوں سے لبریز اگر کسی ہستی کو دیکھنا ہو تو وہ ہستی، وہ ذات مصطفیٰ مجتبیٰ، ناصر ومنصور، شاہد ومشہود، حق مبین، نبی اکرم، حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات ہے ﷺ

آدم کے لیے فخر یہ عالی نسبی ہے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہے

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....